

## 26312- قبروں پر مساجد بنانے کا حکم

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قبروں پر مساجد بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کیلئے وہ لوگ سورہ کھف کی اس آیت کو دلیل بناتے ہیں : (قَالَ الَّذِينَ فَلَمْ يَأْتُوكُمْ بِأَدِينَمْ لَنَقْتَلَنَّكُمْ مُّتَحَاجِزِمْ) باثر شخصیات نے کہا کہ ہم ان پر مسجد ضرور بنائیں گے۔ [الکھف: 21] تو کیا انکا یہ کہنا درست ہے؟ اسکا جواب کیسے دیا جائے گا؟

پسندیدہ جواب

انبیاء و صاحین کی قبروں اور آثار پر مساجد بنانے کے متعلق پوری شریعت اسلامیہ میں سخت ممانعت کی گئی ہے اور ایسے کرنے سے خبردار کیا گیا ہے، حتیٰ کہ ان کاموں کے کرنے والے پر لعنت بھیجی گئی ہے؛ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ شرک کے ذریعہ اور انبیاء و صاحین کے بارے میں غلو ہے، اور موجودہ حلقہ اس بارے میں شرعی احکامات کے درست ہونے پر شاہد ہیں، یہ حلقہ اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ شرعی احکام اللہ عز و جل کی جانب سے ہیں، اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کا پیغام پہنچا دینے کی بھی روزِ روشن کی طرح عیاں دلیل ہیں۔

عالم اسلامی کی صورت حال پر غور و فخر کرنے والے ہر شخص کیلئے یہ واضح ہے کہ امت میں پایا جانے والا شرک اور غلو قبروں، مزاروں پر مساجد بنانے، اور ان مزاروں کی تعظیم، تزیین و آرائش، اور انکی انتظامی کمیٹیاں بنانے کی وجہ سے ہے، اور اسے میقینی طور پر یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ یہ شرک کے وسائل میں سے ہیں۔

اور یہ شریعت اسلامیہ کی خوبی ہے کہ شریعت میں ان تمام کاموں سے منع کرتے ہوئے خبردار کیا گیا ہے، اس بارے میں وارد شدہ احادیث میں سے وہ روایت بھی ہے جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے : (1330) پر اور امام مسلم رحمہ اللہ نے : (529) میں ذکر کیا ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو مسجدیں بنایا) عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ : آپ انکے عمل سے اپنی امت کو خبردار فرمائے تھے، مزید کہتی ہیں کہ : اگر یہی خدشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ نہ ہوتا تو آپ کی قبر مبارک سب کے سامنے عیاں ہوتی۔

اسی طرح صحیحین ہی میں امام سلمہ اور امام حبیب رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گلیسا کا ذکر کیا جو انہوں نے جو شکے علاقے میں دیکھا تھا، اور اس میں موجود تصاویر کا بھی ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ان لوگوں میں جب کوئی بیک آدمی فوت ہو جاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنائی کر اس میں انکی تصاویر بناتے تھے، یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں" بخاری : (427) مسلم : (528)

اور صحیح مسلم : (532) میں جدب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مردی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پانچ دن پہلے آپ سے سنا، آپ فرمائے تھے : (میں اللہ کے سامنے اٹھا براءت کرتا ہوں کہ میرا تم میں سے کوئی خلیل بھی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے ہی اپنا خلیل بنایا، جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا چاہتا تو اب بکر کو اپنا خلیل بناتا، خبردار! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء اور نبیک لوگوں کی قبروں پر مساجد بنانی لیتے تھے، خبردار! تم قبروں کو مساجد مت بنانا، بیشک میں تھیں اس سے روک رہا ہوں)

اس بارے میں متعدد احادیث موجود ہیں، اور چاروں فقہی مذاہب و دیگر مسلم علمائے کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے واضح لفظوں میں قبروں پر مساجد بنانے سے منع اور خبردار کیا ہے، تاکہ امت کی خیر خواہی ہو سکے، اور امت ایسے کاموں میں ملوث نہ ہو جائے جن میں غلو پسند یہودی اور عیسائی وغیرہ بتلا ہو گئے۔

کچھ لوگ اس مسئلہ کلیتے اہل کہف کا قصہ بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان کے بارے میں فرمان ہے :

**[قالَ الَّذِينَ قَلُوبُهُمْ لَتَقْنَعُ عَلَيْهِمْ مَسْجِدٌ]**

ترجمہ : [اہل کہف کے] بارے میں باز شخیات نے کہا کہ ہم ان پر مسجد ضرور بنائیں گے۔ [الکہف : 21]

تو اسکے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ :

اس میں صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے طاقتو اور صاحب اثر لوگوں کی یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے یہ بات کہی تھی، چنانچہ انکے بارے میں یہ نہ بطور رضا مندی یا ان کی اس بات کو صحیح قرار دیتے ہوئے ذکر نہیں کی بلکہ انکی مذمت، اور انکے قول و فعل سے نفرت دلانے کے طور پر ذکر کی ہے، اسکی دلیل یہ ہے کہ جس ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی، جنہیں اس آیت کی تفسیر کا سب سے زیادہ علم ہوتا ہے انہوں نے قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا اور اس کام سے خبردار بھی کیا، اور ایسا کام کرنے والے پر لعنت و مذمت فرمائی۔

اگر یہ کام جائز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کے متعلق ان تن سخت اور شدید احکامات جاری مت فرماتے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام کو کرنے والے پر لعنت فرمائی، اور یہاں تک فرمایا کہ یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کے ان فرماں کے بعد متلاشیان حق کلیتے کوئی کمی نہیں رہ جاتی۔

اور اگر ہم بغرضِ عالی یہاں بھی لیں کہ ہم سے پہلے والی امتوں کیلئے قبروں پر مسجدیں بنانا جائز تھا تو ہمارے لئے ان کے اس عمل کی ابیاع کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے؛ کیونکہ ہماری شریعت کی وجہ سے سابقہ تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں، اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں، آپ کیوں دی گئی شریعت کامل اور سب کلیتے ہے، اور اسی شریعت کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبروں پر مساجد بنانے سے منع فرمایا، اس لئے ہمارے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں کی مخالفت کسی شکل میں جائز نہیں ہے، بلکہ ہمارے لئے آپ کی ابیاع، اور آپ کیوں دی گئی شریعت پر کار بند رہنا ضروری ہے، چنانچہ اس سے پہلے والی تمام شریعتوں اور ان کے ہاں اچھی سمجھی جانے والی اخلاقی اقدار کو چھوڑنا ہمارے لئے حتیٰ ہے؛ کیونکہ اللہ کی شریعت سے بڑھ کر کوئی شریعت کامل نہیں ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی سے بڑھ کر کوئی رہنمائی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اپنے دین پر ثابت قدم، اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر قول و عمل، ظاہر اور باطن، اور زندگی کے تمام معاملات میں پابند رہنے کی توفیق دے، یہاں تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کو جامیں، بیشک وہ سننے والا، اور قریب ہے۔  
و صلی اللہ و سلم علی عبدہ و رسولہ محمد و آلہ و صحابہ و من اہلہ دینی بہادہ ایلی یوم الدین۔ "انتی

ما خودا ز："مجموع فتاویٰ و مقالات" از: شیخ ابن باز رحمہ اللہ (1/434)